حضرت شیخ محمد جلال الدین
کبیر الاولیاء پانی پتی

ڈاکٹر محمد اقبال، سینئر لیکچرار، شعبۂ فارسی
جامعہ اسلامیہ، نئی دہلی۔

حضرت شیخ محمد جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی علم شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب بیس واسطوں سے خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے جد امجد خواجہ عبدالرحمٰن گازرونی جن کا شمار پانچویں صدی ہجری کے ممتاز صوفیاء میں ہوتا ہے محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان آئے تھے اور پانی پت میں مقیم ہو گئے تھے۔

آپ کا اصلی نام محمد تھا پیر روشن ضمیر نے جلال الدین خطاب دیا۔ اہل طریقت میں کبیر الاولیا اور عوام میں مخدوم صاحب کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے والد خواجہ محمود کا انتقال آپ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کی پرورش چچا کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ کی تعلیم کا تذکرہ کہیں نہیں ملتا لیکن بچپن سے ہی آپ کے دل میں عشق الٰہی کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ الہدیہ چشتی نے آپ کے بچپن کے حالات ان الفاظ میں بیان کئے ہیں۔

"از ایام طفلی محبت حق سبحانہٗ وتعالیٰ گریبان گیر وقت او بود و اکثر بصحرا ماندی و مشغول بذکر حق جل وعلیٰ بودی" [1]

حالات کوائف سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کی تربیت بچپن سے ہی بو علی شاہ قلندر کے زیر سایہ ہوئی۔ اور آپ کی سیرت اور اخلاق و کردار کی تعمیر میں حضرت قلندر صاحب کے فیض صحبت اور خصوصی توجہ کا اثر ہے جس کو مصنف سیر الاقطاب نے یوں بیان کیا ہے۔

---

[1] سیر الاقطاب ص۔ ۱۹۸۔

"حضرت قطب ابدال شیخ شرف الدین بو علی قلندر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز آں حضرت را از ہنگام طفولیت بغایت دوست می داشت و منظور نظر ایشاں بود چنانکہ ہر روز برای دیدن ایشان می رفت و حضرت را می دید و اگر آں قطب ربانی جائی میرفت ہمان جا تشریف می برد" [1]

حضرت کبیر الاولیار صاحب کا ذریعہ معاش کاشتکاری تھا اور جوانی کے زمانے میں خود کھیت پر کام کیا کرتے تھے۔ آپ کو شکار کا بھی شوق تھا اسی شوق کی وجہ سے آپ اکثر جنگلوں میں چلے جاتے تھے وہاں عبادت میں بھی مشغول رہتے تھے۔ لیکن طبیعت میں رنگینی بھی تھی۔ ایک بار گھوڑے پر سوار آپ کہیں جا رہے تھے حضرت بو علی قلندر نے آپ کو دیکھ کر یہ مصرع پڑھا۔

زہے اسپ و زہے سوار [2]

اس وقت آپ سرخ لباس پہنے ہوئے تھے اور گھوڑا بھی سرخ تھا۔ اس لئے قلندر صاحب کی زبان مبارک سے دوسری بار یہ شعر برجستہ نکلا۔

گل گوں لباس کرد و سوار سمند شد
یاراں حذر کنید کہ آتش بلند شد [3]

اس بات کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ گریبان چاک کر صحرا کی راہ لی اور چالیس سال تک سیاحت کرتے رہے۔ اور بہت سے مشائخ و صوفیار کے نیاز حاصل کر کے ان سے باطنی علم حاصل کیا اور دو مرتبہ حج کیا۔ سیر الاقطاب میں ہے۔

" آنحضرت چہل سال مسافرت کرد و مکرر حج الحرمین شریف ادا نمود " [4]

آپ چالیس سال سیاحت کرنے کے بعد پانی پت تشریف لائے اور حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کی خدمت میں رہ کر ایک عرصہ تک ریاضت و مجاہدہ میں مصروف رہے پھر پیر روشن ضمیر

---

[1] سیر الاقطاب ص۔ ۲۰۰۔
[2] سیر الاقطاب ص۔ ۲۰۱۔
[3] پانی پت اور بزرگان پانی پت ص۔ ۱۹۹۔
[4] سیر الاقطاب ص۔ ۱۹۹۔

نے اسم اعظم جو سینہ بہ سینہ چلا آتا تھا آپ کو سکھلایا۔ اور خلاف سے سرفراز کیا اور مسند سجادگی پر بٹھا کر خانقاہ کی خدمت سپرد کی آپ کی خانقاہ میں بیک وقت ایک ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے۔ اور اگر اتفاق سے کبھی آدمی پورے نہ ہوتے تو خدام لوگوں کو بلا کر لاتے تھے۔ مولوی غلام سرور کا بیان ہے۔

"در مطبخ وی کم از یک ہزار کس صبح و شام طعام می خوردند" [1]

حضرت مخدوم کبیر الاولیا سے بہت سی کرامتیں منسوب ہیں۔ لیکن حقیقت میں آپ نے لوگوں کے دلوں کو اپنے اعمال و کردار سے گرویدہ بنایا۔ انہیں اپنے روحانی فیض سے مستفید کیا تمام زندگی اللہ کی مخلوق کو پیٹ بھر کے کھانا کھلاتے رہے اور خود اپنی زندگی فقر و فاقہ میں بسر کی۔ ریاضت و مجاہدہ سے آخری عمر میں استغراقی کیفیت ہر وقت طاری رہتی تھی۔ اور یہ کیفیت اس درجہ غالب رہتی تھی کہ خدام آپ کے گوش مبارک میں حق حق حق کی صدا بلند کرتے تو آپ کی توجہ اس طرف مبذول ہوتی اور نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے اور نماز ادا کرنے کے بعد پھر وہی کیفیت طاری ہو جاتی۔

سماع سے دلچسپی آپ کو سماع سے بہت شوق تھا اور آپ اکثر مشائخ کرام کا عرس کرتے تھے اور مجلس سماع بھی منعقد فرماتے تھے۔ الہدیہ چشتی کا بیان ہے:

"سماع اکثری شنیدی و اعراس مشائخ کرام می نمودی و اجتماع خلائق دادی و علماء و مشائخ زمان آن قطب ربانی معتقد بودند" [2]

اس دور کے مشائخ میں سے کسی نے بھی آپ کے سماع کی مخالفت نہیں کی اور آپ پر ہر وقت جلال طاری رہتا تھا۔ آپ کی دعا اور زبان میں وہ تاثیر تھی کہ جو زبان سے نکلتا وہی ہو جاتا۔ الہدیہ چشتی نے آپ کی کرامات کے متعدد واقعات قلم بند کئے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔

"آن قطب ربانی جائیکہ خواستی در طرفۃ العین رسیدی و باز آمدی ہر چند آن مقام دور گشتی چنانکہ اکثر نماز جمعہ در کعبہ معظمہ ادا کردی" [3]

---

[1] خزینۃ الاصفیا ص۔ ۳۶۲ جلد اول۔

[2] سیر الاقطاب ص۔ ۱۹۸

[3] سیر الاقطاب ص۔ ۱۹۸

آپ کا وصال ۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ/ ۱۳۶۴ء لے کو پانی پت میں ہوا۔ آپ کا مزار پر انوار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ مولوی غلام سرور لاہوری نے آپ کی تاریخ وفات پر مندرجہ ذیل قطعات کہے ہیں۔

چوں جلال از جہان سفر ورزید ۔۔۔ یار حق بود وصل شد با یار
زاہد پاک اشرف الاقطاب ۔۔۔ ہست تاریخ آں شہ ابرار
بندۂ مقتدا جلال الدین ۷۶۵ ۔۔۔ سال ترحیل وی بکن تکرار
گشت ہم پیر والی ارشاد ۔۔۔ از رحالش رقم زسرور زار

چوں جلال الدین بفضل ایزدی ۔۔۔ یافت با وصل خداوندی وصال
بحر عرفانی جلال بن نیاز ۔۔۔ ہست وصل آتشہ اہل کمال
گشت کامل پیر عالیشان عیاں ۔۔۔ نیز مفتاح جلال حق جلال ۷۶۵

جلال از جہاں چوں بجنت رسید ۔۔۔ بترحیل آں شیخ اہل کمال
رقم ساکن خلد شد از قلم ۔۔۔ دوبارہ خداوند اہل جلال ۲

تصنیفات:۔ آپ کی مشہور تصنیف "زاد الابرار" ہے جو ارشاد و طریقت اور علم معرفت کی اہم اور مفید کتاب ہے۔ وہ آپ کے علوم ظاہری و باطنی کی عمدہ مثال ہے۔ مولوی غلام سرور اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"کتاب زاد الابرار کہ از عمدہ تصانیف اہل حقیقت است از تصانیف شیخ جلال الدین پانی پتی است"۔ ۳

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب نہ تو دستیاب ہو سکی ہے اور نہ ہی اس کا پتہ چل سکا ہے۔

---

۱ خزینۃ الاصفیا ج ۱ ص ۳۶۵۔

۲ خزینۃ الاصفیا ج ۱ ص ۳۶۵۔

۳ ؍؍ ؍؍ جلد ۱ ص ۳۶۲۔